www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

مولانا عبدالرحمان عزیز الٰہ آبادی

(دوسری قسط)

مقامِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شیعہ سنی اتحاد

جملہ معترضہ:

جنگِ خندق کے موقعہ پر جب ماحول اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ[1] کا منظر پیش کر رہا تھا اور اسی طرح دیگر سخت ترین اور مہلک مواقع پر صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ حنین کے تیر انداز ان کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکے، طائف کے سخت جان جنگ جوؤں سے وہ نہ گھبرائے، فتح مکہ کے موقع پر کفارِ مکہ ان کو خوف زدہ نہ کر سکے، خیبر کے یہودیوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے اور ان کے قلعہ بند ہو کر لڑنے سے وہ ہمت نہ ہارے، تو ظاہر ہے کہ جنگِ احد میں جو کچھ ہوا صرف لاعلمی کی وجہ سے ہوا۔ اور پھر اس خطا کو بھی اللہ کریم نے میدانِ احد ہی میں معاف فرما کر قیامت تک صحابہؓ پر معترض ہونے والوں کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ اب صحابہؓ پر معترض ہونے سے پہلے سورۃ آلِ عمران اور صحیح بخاری ص ۵۲۳ ج ۱ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

صلح حدیبیہ:

۶ھ میں نبی علیہ السلام نے معہ چودہ (۱۴۰۰) سو صحابہؓ بقصدِ زیارتِ کعبۃ اللہ قربانی کے اونٹ ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ کا رخ کیا۔ جب مقامِ حدیبیہ پر تشریف فرما ہوئے تو بشر بن سفیان نے اطلاع دی کہ قریشِ مکہ آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ نبی علیہ السلام نے چودہ سو صحابہؓ سے حضرت عثمانؓ کو منتخب فرما کر بطورِ سفیر مکہ مکرمہ اس غرض سے روانہ کیا کہ قریشِ مکہ کو اصلی صورتِ حال سے آگاہ کریں۔ قریشِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو طوافِ کعبہ اور سعیِ صفا و مروہ کی اجازت دے کر کہا کہ ہم محمد کو کبھی اجازت نہ دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے جواباً فرمایا: میں (عثمان) اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ایسا ہر گز نہیں کر سکتا۔ اس باہمی گفتگو میں دیر ہو گئی۔ ادھر شہادتِ عثمانؓ

[1] یعنی جب دل اچھل کر حلق میں آ جائیں گے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی خبر گشت کرنے لگی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور قصاصِ عثمانؓ سے متعلق تمام صحابہؓ سے بیعت لی۔ (مختصر سیرت رسولِ عربیؐ ص ۳۰۱، مشکوٰۃ ص ۵۶۱ جلد دوم)

شیعہ مجتہد محمد بن یعقوب کلینی رقم طراز ہیں کہ:

"عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حُبِسَ عُثْمَانُ فِیْ عَسْكَرِ الْمُشْرِكِیْنَ وَبَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُسْلِمِیْنَ وَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی لِعُثْمَانَ وَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ طُوْبٰی لِعُثْمَانَ قَدْ طَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحَلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا كَانَ لِیَفْعَلَ فَلَمَّا جَآءَ عُثْمَانُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَطُفْتَ بِالْبَیْتِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَطُوْفَ بِالْبَیْتِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ یَطُفْ بِهٖ"

(فروع کافی جلد سوم کتاب الروضہ ص ۱۵۱)

"ابو عبد اللہ (امام جعفر صادقؒ) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ مشرکین کے لشکر میں محبوس ہو گئے تب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمانوں سے بیعت

۱؎ "لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَكَّةَ قَالَ فَبَایَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فَكَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ"

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا، اس وقت حضرت عثمانؓ بحیثیت آپؐ کے سفیر کے مکہ میں تھے۔ لوگوں نے بیعت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمانؓ اس وقت اللہ اور رسولؐ کے کام میں ہیں۔ پھر آپؐ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی ــــ چنانچہ عثمانؓ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہاتھ صحابہؓ کے اپنے ہاتھوں کی نسبت بہتر تھا۔"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لی اور اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمانؓ کے لیے بیعت فرمائی۔ مسلمانوں نے کہا، کیا خوبی اور خوش نصیبی ہے کہ حضرت عثمانؓ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام سے فارغ ہو گئے! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضرت عثمانؓ (میرے بغیر) طواف کرے۔ چنانچہ جب حضرت عثمانؓ واپس تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، "عثمانؓ، تو نے بیت اللہ کا طواف کیا؟" عرض کی: "ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کروں!"

فریقین کی معتبرہ کتب سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ نبوت میں حضرت عثمانؓ اتنے قابلِ اعتماد اور معتبر تھے کہ ان کو سفیر بنا کر بھیجا اور باوجود مشرکین کی طرف سے اجازت کے حضرت عثمانؓ نے نبی علیہ السلام کے بغیر طواف وغیرہ بھی نہ کیا۔

۲۔ نبی علیہ السلام کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس قدر شفقت و محبت تھی کہ حضرت عثمانؓ کے انتقام کے لیے اپنے تمام موجود صحابہؓ (چودہ سو ۱۴۰۰) سے جانیں قربان کر دینے کی بیعت لی۔ اور صحابہ کرامؓ نے جس اخلاص، عقیدت اور محبت سے یہ بیعت کی تھی، اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمایا:

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ۔ الآية!" (الفتح: ۱۸)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہو گئے جبکہ وہ ایک درخت کے نیچے آپؐ کی بیعت کر رہے تھے۔ اور جو خلوص ان (بیعت کرنے والوں) کے دلوں میں تھا وہ بھی خدا کو معلوم تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں میں اطمینانِ قلب پیدا کر دیا۔" (سورۃ الفتح ترجمہ از کشف الرحمٰن مطبوعہ کراچی ص ۸۱۹/۲)

یعنی جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قید و قتل کا بدلہ لینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جانی قربانی کی بیعت کی تھی، ان کو اللہ تعالیٰ نے دائمی رضامندی اور

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نزولِ سکینت کی بشارت دے دی ـــــ حضرت عثمانؓ کی خوش نصیبی اور سعادت کہ نبی علیہ السلام نے اپنا مبارک (دایاں) ہاتھ حضرت عثمانؓ کی طرف سے، اپنے دوسرے (بائیں) ہاتھ پر رکھ کر بیعت کی ـــــ نبی علیہ السلام کو حضرت عثمانؓ کے ایمان واخلاص پر اتنا کامل اعتماد ووثوق کہ ان کی طرف سے غائبانہ بیعت بھی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ عثمانؓ ہمارے بغیر طواف نہیں کر سکتا۔ اور فی الواقع ایسا ہی ہوا کہ مدتوں کے شوق وخواہش کے باوجود انہوں (عثمانؓ) نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کیا بلکہ فرمایا:

"مَا كُنْتُ اَطُوْفُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ يَطُفْ بِهٖ" (فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۵۱/۳)

نیز تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ "درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ بہترین ہیں اور ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہ ہوگا۔" (خلاصۃ المنہج، تفسیر قمی، تفسیر صافی بحوالہ مجمع البیان)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ"

"تم تمام اہل زمین میں سے بہتر ہو!"

ابوداؤد میں ہے:

"لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ"

"درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہ ہوگا۔"

اعلیٰ خصوصیّت:

حضرت عثمان غنیؓ کی امتیازی حیثیت اور اعلیٰ خصوصیت یہ بھی ہے کہ نبی علیہ السلام کی دو حقیقی صاحبزادیاں حضرت عثمانؓ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ اسی لیے آپ ذوالنورینؓ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حاشیہ نہج البلاغۃ میں ہے:

فَلِاَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ رُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمٍ تُوُفِّيَتِ الْاُوْلٰى فَزَوَّجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَلِذَا سُمِّيَ ذَا النُّوْرَيْنِ" (حاشیہ نہج البلاغہ صفحہ ۸۵ ج ۲)

"لقب ذوالنورین کی وجہِ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں (حضرت رقیہؓ، اُمِّ کلثومؓ) سے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ جب پہلی صاحبزادی فوت ہو گئیں تو نبی علیہ السلام نے اپنی دوسری صاحبزادی سے آپؓ کا نکاح کر دیا اسی وجہ سے آپؓ کو ذوالنورین کہتے ہیں!" — رضی اللہ عنہ

حضرت اُمِّ کلثومؓ کی وفات کے وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر میری تیسری لڑکی بھی ہوتی تو اس کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ سے کر دیتا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے عقد میں دے دیتا (البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۰۹ ج ۵، الاستیعاب لابن عبدالبر، اصابہ)

نیز اسد الغابہ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"لَوْكَانَ لِي اَرْبَعُوْنَ بِنْتًا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ"
(اسد الغابہ ج ۶ ص ۵۸۶)

"اگر میری چالیس لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا!" رضی اللہ عنہ

حضرت عثمانؓ کا پہلا نکاح مکہ مکرمہ میں جب حضرت رقیہؓ سے ہوا تو یہ آواز زبان زدِ خلائق تھی کہ:

"اَحْسَنُ زَوْجَيْنِ رَاٰهُمَا اِنْسَانٌ رُقَيَّةُ وَزَوْجُهَا عُثْمَانُ"
(رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۲۶ ج ۲)

یعنی بہترین جوڑا رقیہؓ اور عثمانؓ کا جوڑا ہے۔

۲ھ میں جنگِ بدر کے موقع پر جب حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے حضرت اُمِّ کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ اور فرمایا کہ "اے عثمانؓ، یہ جبریلؑ ہیں جو فرماتے ہیں، خداوندِ قدوس کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی تجھ سے بیاہ دوں۔"
(ابن ماجہ، حاکم، ازالۃ الخفاء)

اس روایت سے ظاہر ہے کہ یہ رشتے بحکمِ خداوندی ہوئے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام نے حضرت اُمِّ کلثومؓ کی وفات پر فرمایا تھا:

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"زَوِّجُوا عُثْمَانَ لَوْ كَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ مَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ" (نیز اس ص۴۸۷)

"(حضرت) عثمانؓ کا نکاح کر دو، اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں ضرور عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا اور یہ شادی نکاح بحکم الٰہی ہوتا۔"

بعض لوگ یہ بے پر کی اڑاتے ہیں کہ "نبی علیہ السلام نے حضرت عثمانؓ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی بیٹیاں یا اپنی بیٹیاں صرف تالیفِ قلب، اسلام کی ترقی، کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے دی تھیں، یا ابھی تک "حرمتِ نکاح بکافراں" کا حکم نہیں آیا تھا۔" (حیات القلوب ص۵۶۰/۲ ج۲ م۶۱) لیکن اسی کتاب کے اسی صفحہ پر اس قول کی تردید موجود ہے۔ نیز اسی کتاب کے ص۵۶۲/۲ پر ہے کہ:

"عیاشی روایت کردہ است کہ از حضرت جعفر صادقؒ پرسیدند کہ آیا حضرت رسولِ خدا دختر خود را بعثمانؓ داد؟ حضرت فرمود بلے۔"

"عیاشی نے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دی؟ تو انہوں نے جواب دیا، "ہاں!"

نیز مرآۃ العقول ص۳۵۲، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص۵۱۹ پر حضرت عثمانؓ کا نکاح حضور علیہ السلام کی صاحبزادیوں سے ہونا ثابت ہے۔

اور بعض بے نصیب حضرت رقیہؓ و حضرت امِ کلثومؓ اور حضرت زینبؓ کو نبی علیہ السلام کی حقیقی بیٹیاں ہی تصور نہیں کرتے، جیسا کہ حیات القلوب کی اس عبارت سے ظاہر ہے:

"جمعے از علماء خاصہ و عامہ را اعتقاد آں است کہ رقیہ، امِ کلثوم دختران خدیجہ بودند از شوہر دیگر کہ پیش از حضرت داشتہ و حضرت ایشاں را تربیت کردہ بود و دختر حقیقی آں جناب نہ بودند۔" (حیات القلوب ص۵۶۰ جلد دوم)

یعنی رقیہؓ و امِ کلثومؓ حضرت خدیجہؓ کی پہلے شوہر سے بیٹیاں تھیں۔ جناب رسول اللہؐ نے صرف ان کی پرورش کی تھی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سطور میں اس ہرزہ سرائی کا نوٹس لیا جائے۔

بناتِ رسولؐ کی صحیح تعداد:

قرآنِ مجید میں ہے:

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ - الآية !"

(الاحزاب : ۵۹)

ترجمہ: ۱- از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی : "اے پیغامبر بگو بزنانِ خود، ودخترانِ خود، وبزنانِ مسلمانان ....!"

۲- از شاہ رفیع الدین دہلوی : "اے نبی کہہ واسطے اپنی بیبیوں کے، اور بیٹیوں اپنی کے، اور بیبیوں مسلمانوں کی سے .....!"

۳- از شاہ عبد القادر دہلوی : "اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو، اور اپنی بیٹیوں کو، اور مسلمانوں کی عورتوں کو ....!"

مندرجہ بالا تراجم مشہور علماء اہلسنت کے ہیں - اب مشہور علماء شیعہ کے تراجم بھی ملاحظہ فرمائیں :

۱- مقبول احمد شیعہ دہلوی : "اے نبی تم اپنی ازواج سے، اور اپنی بیٹیوں سے، اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو ... !" (ترجمہ قرآن مجید ص ۸۴۹)

۲- سید عماد علی شاہ تفسیر عمدۃ البیان (مطبوعہ لاہور ۱۲۹۰ھ) میں اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں :

"اے پیغمبر بلند مرتبہ کہہ تو واسطے عورتوں اپنی کے، اور بیٹیوں اپنی کے، اور عورتوں مؤمنین کی کے ... !"

غور فرمائیں، شیعہ سنی تراجم میں "بَنَاتِكَ" کا ترجمہ بصیغہ جمع ہے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی علیہ السلام کی بیٹیاں ایک سے زائد تھیں۔

اب شیعہ کتب کے حوالے ملاحظہ فرمائیں :

۱- شیعہ مذہب کی مشہور کتاب کافی .... (جس کے ص ۱ پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی نے بعد از ملاحظہ مہر تصدیق ثبت کر کے فرمایا تھا کہ : هٰذَا كَافٍ لِشِيعَتِنَا "یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لیے کافی ہے" ___ شاید اسی وجہ سے اس کا نام کافی رکھا گیا۔ نیز صاحب تفسیر صافی نے لکھا ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی اپنی اصولِ کافی میں وہ روایات نقل فرماتے ہیں جو ان کے نزدیک ثقہ و معتبر ہوں ص ۱۴) .... میں لکھا ہے :

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"تَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ، وَزَيْنَبُ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ، وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ" (اصول کافی ص۲۷۸)

"تقریباً پچیس سال کی عمر میں نبی علیہ السلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض سے نکاح کیا۔ بعثت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے بطن سے قاسم رض، رقیہ رض، زینب رض اور امّ کلثوم رض پیدا ہوئے۔ اور بعثت کے بعد طیب طاہر رض، اور فاطمہ رض پیدا ہوگئے"

اور ایک روایت میں ہے کہ بعد از بعثت صرف حضرت فاطمۃ الزہرا رض ہی پیدا ہوئیں۔ اور طیب طاہر رض بعثت سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ (اصول کافی ص۲۷۸)

۲۔ "حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وُلِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ وَالطَّاهِرُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَرُقَيَّةُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ" (قرب الاسناد ص۶)

"امام جعفر رح اپنے باپ امام محمد باقر رح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر رح نے فرمایا: نبی علیہ السلام کی اولاد حضرت خدیجہ رض کے بطن سے قاسم رض، طاہر رض، امّ کلثوم رض، رقیہ رض، فاطمہ رض، زینب رض پیدا ہوئی"

۳۔ "رَوَى الصَّدُوقُ فِي الْخِصَالِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَسُولِ اللهِ مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ وَالطَّاهِرُ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَفَاطِمَةُ"

(مرآۃ العقول شرح الاصول والفروع ص۳۵۲)

مطلب وہی جو گزر چکا ہے۔

۴۔ قَالَ ابْنُ شَهْرآشُوبَ فِي الْمَنَاقِبِ وُلِدَ مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ وَالطَّاهِرُ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ وَهُمَا الطَّاهِرُ وَالطَّيِّبُ وَأَرْبَعُ بَنَاتٍ زَيْنَبُ، وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَهِيَ آمِنَةُ وَفَاطِمَةُ"

(مرآۃ العقول ص۳۵۲)

۵۔ فَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ اجْتَمَعَ أَهْلُ النَّقْلِ عَلَى أَنَّهَا وُلِدَتْ لَهُ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اَرْبَعُ بَنَاتٍ كُلُّهُنَّ اَدْرَكْنَ الْاِسْلَامَ وَهَاجَرْنَ، زَيْنَبُ وَ رُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُومٍ وَفَاطِمَةُ" (مراٰۃ العقول ص ۳۵۲) مطلب وہی جو گزر چکا ہے۔

۶۔ ابن بابویہ بسند معتبر ازاں حضرت امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ از برائے حضرت رسولؐ متولد از خدیجہؓ، قاسمؓ، وطاہرؓ، ونام طاہر عبداللہؓ بود، واُم کلثومؓ ورقیہؓ وزینبؓ وفاطمہؓ" (حیات القلوب ص ۵۵۹ ج ۲)

۷۔ "از حضرت جعفر صادقؒ روایت شدہ است کہ از برائے رسولِ خدا از خدیجہؓ متولد شدند، قاسمؓ، فاطمہؓ، امّ کلثومؓ ورقیہؓ وزینبؓ" (منتہی الامال شیخ عباس ص ۹)

۸۔ "چہار دختر برائے حضرت رسولؐ آوردہ، زینبؓ، رقیہؓ، امّ کلثومؓ، فاطمہؓ" (حیات القلوب ص ۵۶۶/۲)

۹۔ "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلُ مَنْ وُلِدَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ اَلْقَاسِمُ وَيُكَنّٰى بِهٖ ثُمَّ زَيْنَبُ، ثُمَّ رُقَيَّةُ، ثُمَّ فَاطِمَةُ، ثُمَّ اُمُّ كُلْثُومٍ، ثُمَّ وُلِدَ فِى الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ فَسُمِّىَ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَاُمُّهُمْ جَمِيْعًا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ!"

(مراٰۃ العقول ص ۳۵۲/۱)

"حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: مکہ معظمہ میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ہاں نبوت سے قبل حضرت قاسمؓ پیدا ہوئے، جن کی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ پھر حضرت زینبؓ، پھر حضرت فاطمہؓ، پھر حضرت اُمّ کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ اور نبوت کے بعد حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے جن کو طیب طاہر کہا گیا۔ اور ان سب کی والدہ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد تھیں۔"

ایک سوال:

اب سوال یہ ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطنِ مبارک سے واقعی چار تھیں تو واقعہ تطہیر اور واقعہ مباہلہ نصاریٰ نجران کے وقت ان کو شامل کیوں نہ کیا گیا، صرف حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہی کو کیوں شامل کیا گیا؟

جواباً عرض ہے: تفسیر حسینی پارہ ۲۲ آیت تطہیر کے تحت مرقوم ہے کہ یہ آیت ۹ شہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں نازل ہوئی۔ اور منتہی الآمال میں قصہ مباہلہ نصاریٰ نجران کے متعلق مرقوم ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۱۰ھ میں ہوا (ص ۶۹/۱) اب جبکہ آیتِ تطہیر سنہ ۹ھ میں نازل ہوئی۔ اور مباہلہ نصاریٰ نجران سنہ ۱۰ھ میں وقوع پذیر ہوا، اس وقت حضرت فاطمہؓ کے سوا باقی تینوں صاحبزادیاں زندہ ہی کب تھیں کہ آیتِ تطہیر یا مباہلہ کے وقت ان کی شمولیت کا سوال پیدا ہوتا ہے؟ چنانچہ ان تینوں صاحبزادیوں کا سنِ وفات بھی ہم کتبِ شیعہ ہی سے نقل کرتے ہیں:

۱۔ "رقیہؓ درسال دوم ہجری در ہنگامے کہ جنگِ بدر بود وفات کرد۔" (منتہی الآمال ص ۱/۸)

۲۔ "زینبؓ درسال ہفتم ہجرت و در روایتے درسال ہشتم ہجری برحمت ایزدی واصل شد۔" (حیات القلوب ص ۲/۵۶)

۳۔ "سوم امِ کلثومؓ واو را نیز عثمانؓ بعد از رقیہؓ تزویج نمود کہ درسالِ ہفتم ہجری برحمتِ ایزدی واصل شد۔" (حیات القلوب ص ۲/۵۶)

یعنی حضرت رقیہؓ سنہ ۲ھ میں، حضرت زینبؓ سنہ ۷ھ یا سنہ ۸ھ میں اور حضرت امِ کلثومؓ سنہ ۷ھ میں واصل بحق ہوئیں۔

مندرجہ بالا تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ فریقین کی کتبِ[1] تواریخ معتبرہ اور کتبِ صحاح اس بات پر متفق ہیں کہ تحت السماء وفوق الارض حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے زیادہ کوئی سعادتمند اور خوش نصیب آدمی نہیں جس کے حبالۂ عقد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں ہوں۔

حضرت علیؓ کا فرمان:

بلکہ ایک موقعہ پر حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ:

"أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ وَشِيجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهِ مَا لَمْ يَنَالَا۔" (نہج البلاغہ مصری ص ۸۵ جلد دوم)

ترجمہ سید علی نقی کی فیض الاسلام سے ملاحظہ فرمائیں:

[1] اہلسنت کی تاریخی کتب میں یہ تذکرہ تفصیلاً موجود ہے۔ نیز کتب حدیث میں بھی کافی ذخیرہ ہے۔ علاوہ ازیں مختصر سیرت الرسولؐ عربی کے ص ۱۰ پر بھی اجمالاً تذکرہ ہے۔ خصوصاً البدایہ والنہایہ لابنِ کثیرؒ، الاستیعاب لابنِ عبدالبرؒ، اصابہ، تجرید اسماء صحابہؓ ملاحظہ فرمائیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"دراں حالیکہ تو از جہت خویشی برسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از آنہا نزدیک تری
چوں عثمانؓ پسرِ عفان ابن ابی العاص ابن امیہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف مے
باشد و عبد مناف جد سوم حضرت رسول محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ابن ہاشم ابن
عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابنِ کعب است۔ واما ابوبکر عبد اللہ پسر ابوقحافہ
عثمان ابن عامر ابن عمر ابن کعب ابن سعد ابن تیم ابن مرہ ابن کعب مے باشد و مرہ جد ششم
پیغمبر اکرمؐ است، وا ما عمرؓ پسر خطاب ابن نفیل ابن عبد العزیٰ ابن رباح ابن عبد اللہ
ابن قرط ابن زراح ابن عدی بن کعب بود و کعب جد ہفتم رسولِ خدا است،
پس خویشاوندی عثمانؓ از ابوبکرؓ و عمرؓ بہ پیغمبر اکرمؐ نزدیک تر است و دامادی
پیغمبرؐ مرتبہ اے یافتہ ای کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نیافتند، عثمانؓ رقیہؓ وام کلثومؓ را کہ
بنا بر مشہور دختران پیغمبرؐ بودند بہمسریؓ خود در آورد۔ و در اول رقیہؓ را و بعد از چند گاہ
کہ آں وفات نمود امِ کلثومؓ را بجائے خواہر باو دادند" (فیض الاسلام ص ۵۱۹)

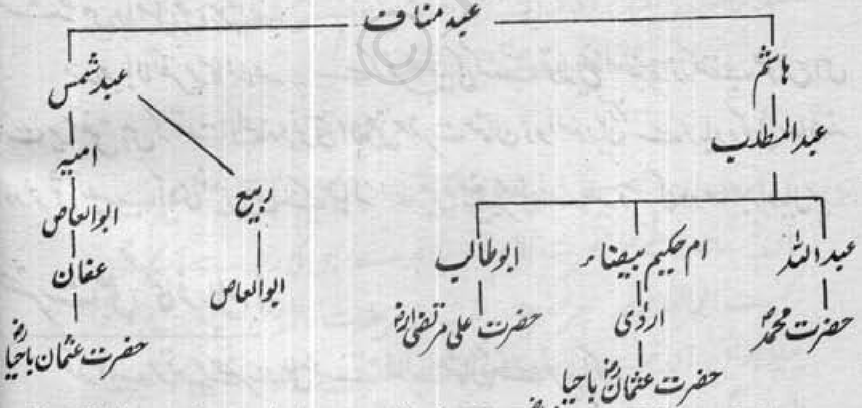

یعنی حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا، آپ کو جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے رشتہ میں زیادہ قرابت حاصل ہے۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ تیسرے دادے میں نبی علیہ السلام کے ساتھ نسب میں ملتے ہیں۔ اور حضرت ابوبکرؓ چھٹے میں اور حضرت عمرؓ ساتویں دادے میں نسب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ تجھے پیغمبرِ خداؐ کی دامادی کا ایسا شرف حاصل ہے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو نہیں۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح ہوا۔ پھر حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کا نکاح ہوا۔ حالانکہ جناب صدیقؓ و فاروقؓ کو نبی علیہ السلام کی دامادی کا شرف حاصل نہیں۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ